طبی غلطی کے معیار کا شرعی جائزہ

Standard of Medical Error: A Shari‘ah Appraisal

ڈاکٹر حافظ عزیز الرحمن (اسسٹنٹ پروفیسر کلیہ شریعہ وقانون بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)

Abstract
This article aims to discuss the critical issue of liability of medical officers in case of errors during their professional responsibilities. It specifically deals with the question of standards which are employed to determine the occurrence and extent of medical error. There is a dearth of academic research on this topic in Urdu language. Although some scholars have discussed the issue of medical negligence in general but questions pertaining to applicable standards have not been raised. Medical officers are not immune to liabilities and there is an established body of law which deals with the governing principles of determining the nature and extent of liability of medical personnel. This article explores the question of identifying the “standard” which should be used to determine liability in case of occurrence of medical error. It is built upon the existing body of literature produced by Shari‘ah scholars.
Keywords: Medical error, Islamic Medical law, criminal & civil liabilities of Medical officers

شریعت اسلامیہ کو اللہ تعالی نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ایک قانون بنا کر بھیجا ہے جس کے اندر ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے۔کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں اللہ تعالی نے قرآن میں یا نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشادات میں تفصیل یا اختصار سے رہنمائی نہ کی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے "وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ"[1] اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور بنیادی طور پر شریعت اسلامیہ کو اللہ تعالی نے جن مقاصد کی حفاظت کے لیے نازل کیا ہے ان میں سے سر فہرست بدن کی حفاظت بھی شامل ہے۔ انسانی بدن کو اللہ تعالی نے مٹی سے پیدا کیا ہے جس کو مختلف حالات میں مختلف عوارض پیش آتے رہتے ہیں، کبھی یہ جسم صحت کے اعتبار سے بہت تندرست (Healthy) ہوتا ہے تو کبھی مختلف عوارض کی وجہ سے بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے، ایسے حالات میں علاج و معالجہ کی ترغیب دی گئی ہے۔ چنانچہ امراض اور حوادث کی کثرت کی وجہ سے دن بدن طب کے مختلف شعبہ جات میں ماہرین امراض کی بڑھتی ہوئی ضرورت نے جہاں نئے نئے علاجات تلاش کیے ہیں وہاں مختلف تجربات کی وجہ میڈیکل آفیسرز سے غلطیوں کا بھی ارتکاب ہوا ہے۔ چنانچہ طبی پیچیدگیوں سے بے بہرہ، طبی اخلاقیات سے لا علمی اور طب کی فنی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے میڈیکل آفیسرز (Medical Officers) سے جن غلطیوں کا ارتکاب ہوتا ہے اور نتیجۃ مریض کو نقصان پہنچتا ہے ایسی غلطیوں کا شرعی

جائزہ، کہ کس حالت میں میڈیکل آفیسر اپنی غلطی کی وجہ سے مریض کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کرنے کرنے کا پابند ہو اور کب نہیں ہو گا، ہم اس بحث کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کرنے کی جسارت کی جارہی ہے:

1 طبی غلطی کی ماہیت 2 میڈیکل ڈاکٹرز کی ذمہ داری کا تاریخی پس منظر 3 طبی غلطی کے معیار کا شرعی جائزہ

1 طبی غلطی کی ماہیت

میڈیکل ڈاکٹر کس غلطی کے نقصان میں ذمہ دار ٹھہرے گا اس بات کو سمجھنے سے پہلے غلطی کا تعارف کا مفہوم جاننا بہت ضروری ہے۔

لفظ خطا کی لغوی تعریف

خطأ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ (خ۔ط۔أ) ہے اور غلطی کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے[2]، جیسے کسی کام کا ارادہ نہ ہونے کے باوجود ہو جانا بھی غلطی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالی نے بھی ارادے کے بغیر کیے جانے والے کام کو غلطی قرار دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ"[3]۔

ترجمہ: اور نہیں ہے کوئی حرج تم پر ان کاموں میں جو تم نے غلطی سے کیے، لیکن جو کام تم نے پختہ عزم سے کیے ان میں باز پرس ہو گی۔

غلطی کی اصطلاحی تعریف

غلطی کی مختلف الفاظ سے اصطلاحی تعریف کی گئی ہے جو کہ قصد و ارادے کے بغیر کیے جانے کام کو شامل ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

"كل ما وقع من فاعله من غير قصد ولا إرادة فهو خطأ"[4]۔

ترجمہ: ہر وہ کام جو کرنے والے کے قصد و ارادے کے بغیر واقع ہو اس کو خطا کہتے ہیں۔

"إن يصدر منه الفعل بغير قصد"[5]۔

ترجمہ: کہ اس سے کوئی کام بغیر ارادے کے صادر ہو جائے۔

ماہرین قانون کے ہاں غلطی کا مفہوم

ماہرین قانون نے بھی غلطی کی تعریف میں قصد و ارادے کا نہ پایا جانا کہا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے ہاں غلطی کا مفہوم یہ بھی ہے کہ مقررہ حدود سے تجاوز کرنا، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ:

"الإخلال ببذل عناية،أي:الإنحراف عن اليقظة والتبصر حتى يضربالغير،فالخطا عندهم :مجاوزةالحدودالتي عليه التزامهافي سلوكه،سواء كان ذلك بالتعمد أو التقصير والإهمال"[6]۔

ترجمہ: کسی کام میں مطلوبہ اہتمام میں خلل اندازی سے کام لینا، یعنی کہ باریک بینی سے کام نہ لینا جس کی وجہ سے کسی کو نقصان اٹھانا پڑے۔ چنانچہ ماہرین قانون کے ہاں کسی کام کے لیے مقررہ حدود سے تجاوز کرنا، خواہ جان بوجھ کر یا کمی کوتاہی کی وجہ سے یا غفلت کی وجہ سے، خطا کہلاتا ہے۔

واضح رہے کہ طبی علوم کو حاصل کرنا ایک کفائی واجب ہے جس میں ایک میڈیکل ڈاکٹر سے یہ مطلوب نہیں ہوتا کہ وہ مریض کو شفا دے، بلکہ اس کا کام طبی علوم کے مطابق اپنی وسعت کے مطابق کام کرنا ہوتا ہے تاکہ مریض کا صحیح علاج کیا جاسکے۔ طبی شعبہ چونکہ ایک خاص شعبہ ہے جس میں واقع ہونے والی غلطی کی نوعیت دوسرے شعبوں میں ہونے والی غلطی سے مختلف ہے۔ چنانچہ اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لیے درج ذیل دو تعریفوں کو نقل کیا جاتا ہے۔

طبی غلطی(Medical Error)

"الخطأ الذي يؤدي ثبوته إلى انعقاد مسؤولية الطبيب"[7]۔

ترجمہ: ایسی غلطی جس کا اثبات میڈیکل ڈاکٹر کو ذمہ دار قرار دے۔

اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

"أن يعمل الطبيب ما يترتب عليه ضرر،دون قصد الضرر.وهذا يشمل الخطأ المتعلق بمخالفة الطبيب للأعراف الطبية،ومالا يتعلق بمهنة الطب"[8]۔

ترجمہ: میڈیکل ڈاکٹر بغیر ارادے کے ایسا کام کرے جس سے مریض کو نقصان ہو، اور ایسے کام کا تعلق طبی بنیادی معلومات سے بھی ہو سکتا ہے اور غیر طبی کام بھی ہو سکتا ہے۔

"الخطأ الذي يصدر عن شخص يتمتع بصفة الطبيب أو بمناسبة ممارسة للأعمال الطبية لا يصدر عن طبيب يقظ وجد في نفس ظروف الطبيب المسؤول أو أنه إخلال الطبيب بالتزاماته في مواجهة مريضة،والذي يتمثل في مخالفة المعطيات والأصول الطبية"[9]۔

ترجمہ: میڈیکل ڈاکٹر سے دوران علاج ایسی غلطی ہو جائے جو ان جیسے حالات واقعات میں اور علاج میں اس جیسے کسی دوسرے میڈیکل ڈاکٹر سے نہ ہو یا وہ ڈاکٹر واضح طور پر بنیادی طبی امور کی خلاف ورزی کرے، مثلاً وہ غلطی میڈیکل شعبے کی ہدایات اور اصولوں کی خلاف ورزی پر مبنی ہو۔

طبی شعبہ میں غلطی کے ارکان (Components of Medical Error)

طبی غلطی مندرجہ ذیل تین ارکان سے مل کر بنتی ہے، اگر ایک رکن بھی فوت ہو جائے تو تو طبی غلطی کا وجود بر قرار نہیں رہے گا:

پہلا رکن: نقصان کا کسی زیادتی کی وجہ سے وقوع پذیر ہونا

طبی غلطی کے وجود کے لیے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ مریض کو جو نقصان ہوا ہے وہ کسی زیادتی کا شاخسانہ ہو، اور میڈیکل شعبہ میں زیادتی کا مطلب یہ ہے کہ ایک معروف طریقے سے کام نہ کرنا، یا مقررہ معیار سے نکل کر علاج کرنا، جس سے مریض کو نقصان ہو جائے، چنانچہ اس بارے میں مختلف فقہانے بیان کرنے کی کوشش کی ہے جن میں ایک یہ ہے کہ "انحراف عن السلوك المالوف للرجل المعتاد"[10] کسی عامی آدمی کا ایک معروف طریقے سے نکل جانا، جیسا یہ بھی کہا گیا ہے کہ "هو مجاوزة ما ينبغي اي يقتصر عليه شرعا او عرفا"[11] اس معیار سے تجاوز کرنا جس پر شرعی یا عرفی طور پر اقتصار کرنا ضروری ہے۔ فقہاء کی ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی معلوم معیار سے تجاوز کرنا، کمی کتاہی کرنا، غفلت سے کام لینا یا احتیاطی تدابیر نہ اپنانا تعدی کہلاتا ہے۔ اور یہ نقصان سلبی بھی ہو سکتا ہے کہ معاملہ طے کرتے وقت جس کام کے کرنے پر بات طے ہوئی تھی میڈیکل ڈاکٹر اس کام کا التزام نہ کرے یا شرعی طور پر وہ اس کام کے کرنے کا پابند ہے مریض کو ضرر پہنچانے کے ارادے کے بغیر اس کام کو نہ کرے، جیسا کہ علاج شروع کرنے کے بعد مکمل ہونے سے پہلے چھوڑ دے وغیرہ اور اس واجب کو چھوڑنے کی وجہ سے مریض کو نقصان پہنچے۔ اور ایجابی بھی ہو سکتا ہے کہ میڈیکل ڈاکٹر سے نقصان پہنچانے کی نیت کے بغیر کوئی ایسا کام ہو جس سے مریض کو نقصان پہنچے، جیسا کہ سرجری کے وقت حد سے زیادہ کسی عضو کا کاٹ دینا وغیرہ[12]۔

دوسرا رکن: نقصان کا حقیقی طور پر واقع ہونا (Actual Damage/Injury)

میڈیکل ڈاکٹر کو کسی متوقع نقصان کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا بلکہ جب تک مریض کو حقیقی نقصان نہ پہنچے اس وقت تک میڈیکل ڈاکٹر کی ذمہ داری (Responsibility)، کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ نقصان مندرجہ ذیل دو صورتوں میں واقع ہو سکتا ہے:

مادی نقصان (Physical Damage): کہ مریض کو اس بدن میں جان یا عضو کے ضائع ہونے یا بیماری کے مزید بڑھنے کی صورت میں ہو۔

معنوی نقصان (Moral Damage): ایسا نقصان جو مریض کو علاج کے دوران زیادہ تکلیف یا خوبصورتی ختم ہونے کی صورت میں ہو۔

تیسرا رکن: میڈیکل ڈاکٹر کی کی ہوئی غلطی نقصان کا سبب بنے

میڈیکل ڈاکٹر سے جو غلطی ہوئی ہے وہی غلطی مریض کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے۔ اگر وہ غلطی اس نقصان کا سبب نہ ہوئی تو میڈیکل ڈاکٹر کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ انسانی جسم کی ساخت ایسی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کے حالات اور خصائص بدلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے مریض کو پہنچنے والے نقصان کے سبب کا تعین کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اور کئی مرتبہ مریض کے نازک جسم کی ساخت کی وجہ سے نقصان کا سبب بننے والے عوامل پوشیدہ اور بعید ہوتے ہیں جن کا تعین آسانی سے نہیں ہو سکتا۔

غلطی کی اقسام

غلطی کے مختلف اسباب ہیں اور ہر سبب سے جنم لینے والی غلطی مختلف اثرات کے ساتھ واقع ہوتی ہے۔ جہالت سے علاج کرنے کے سبب ہونی والی غلطی کا اثر مختلف ہے اور جان بوجھ کر کی جانے والی غلطی کا فقہ میں اثر الگ ہے۔ اسی طرح طبی علوم سے واقفیت کے باوجود طبی قطعی قواعد کی خلاف ورزی کرنے کے نتیجے میں ہونے والی غلطی کے نتائج مختلف ہیں، چنانچہ ان تمام اسباب سے جو مختلف کی اقسام کی غلطیاں وقوع پذیر ہو سکتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

i عادی غلطی (Habitual Mistake): ایسی غلطی جو احتیاطی تدابیر نہ اپنانے کی وجہ سے واقع ہو یا جو غیر مناسب حالت میں علاج کرنے کی وجہ سے واقع ہو اور اس کام میڈیکل شعبہ سے تعلق نہ ہو[13]، جیسے میڈیکل ڈاکٹر کا نشے کی حالت میں علاج کرنا جو کسی غلطی کا سبب بنے یا نظافت کا اہتمام نہ کرے وغیرہ۔ ایسی حالت میں میڈیکل ڈاکٹر اور عام لوگ ذمہ داری کے لحاظ سے ایک برابر ہیں[14]۔ جس طرح عام لوگ ایسی حالت میں ہونے والے نقصان کے ذمہ دار ہوتے ہیں اسی طرح میڈیکل ڈاکٹر بھی غلطی سے ہونے والے نقصان کا ذمہ دار ہو گا۔

ii فنی غلطی (Professional Mistake): طبی قواعد کی مخالفت کی وجہ سے ہونے والی غلطی کو فنی غلطی کہتے ہیں۔ جیسے کہ مرض کی تشخیص میں غلطی کا ہونا، مناسب مقدار سے بڑھ کر دوائی کا دینا یا بغیر جاننے کے کوئی دوائی دے دینا وغیرہ[15]۔

iii جان بوجھ کر (Intentionally) غلطی کرنے کے اعتبار سے فقہانے غلطی کی مندرجہ ذیل دو مختلف اقسام بیان کی ہیں ، جن کا اثر قصاص اور دیت دینے کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے:

a عمداً غلطی کرنا (Intentional Mistake): میڈیکل ڈاکٹر شرعاً طبی عمل کے لیے مقررہ حدود سے تجاوز کرے (کسی کام کے نقصان دہ اثرات کو جانتے ہوئے بھی مریض کو نقصان پہنچانے کی غرض سے غلطی کا ارتکاب کرے) جس سے مریض کی وفات، کسی عضو کے ختم ہونے یا اس عضو کے بے فائدہ ہو جانے میں نقصان واقع ہو۔ جان بوجھ کر مریض کو نقصان پہنچانے والا ڈاکٹر مریض کے نقصان کے ازالے کا ذمہ دار ہو گا۔

b بغیر ارادے کے غلطی کرنا(Un-intentional Mistake): کسی ڈاکٹر کا بغیر کسی ارادے کے طبی حدود سے تجاوز کرنا، جس سے مریض کو نقصان پہنچے۔ جیسے کوئی ڈاکٹر کسی سے قصاص لے لیکن مجرم اسی دور قن فوت ہو جائے تو اس پر کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی، غیر عمداً غلطی کرنے میں اگرچہ قصاص نہیں ہو گا البتہ اس میں ضمان ہو گی۔ اور وہ ضمان دیت کی صورت میں ہو گی کیونکہ عمد کا عنصر مفقود ہے[16]۔

حجم کے لحاظ سے غلطی کی مندرجہ ذیل مختلف اقسام ہیں:

i بڑی غلطی(Blunder): ایسی غلطی جس کی طبی علوم کے مطابق کسی ماہر ڈاکٹر سے توقع نہ کی جاسکتی ہو[17] یا ایسی غلطی کہ جن حالات میں میڈیکل ڈاکٹر علاج کر رہا ہو ان حالات میں اس غلطی کے واقع ہونے احتمالات بہت زیادہ ہوں[18]۔

ii چھوٹی غلطی(Minor Mistake): اگر غلطی کے واقع ہونے کے احتمالات نہ ہوں یا بہت کم ہوں، تو اسے چھوٹی غلطی کہتے ہیں۔

2 میڈیکل ڈاکٹرز کی ذمہ دار کا تاریخی پس منظر

تاریخی اعتبار سے اگر میڈیکل ڈاکٹرز کی ذمہ داریوں کو متعین کیا جائے تو تاریخ سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ مختلف ادوار میں اس چیز کو قانونی اور شرعی اعتبار سے بہت اہمیت دی گئی تھی کہ میڈیکل ڈاکٹرز کی ذمہ داری کا تعین کیا جائے، چنانچہ فرعونی ثقافت و کلچر کے مطابق میڈیکل ڈاکٹرز سے ہونے والے نقصان میں اسے کبھی کبھی بڑی غلطی کی وجہ سے پھانسی کی سزا بھی دی جاتی تھی، اور آشوری تہذیب میں جب ایک میڈیکل ڈاکٹر علاج میں کوئی غلطی کرتا یا کامیاب علاج نہ کرتا تو وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنے معبودوں سے اس ہونے والی غلطی کا کوئی عذر تلاش کرتا، اور حمورابی تہذیب میں تو معاملہ بہت سنگین تھا کہ جب کوئی میڈیکل ڈاکٹر علاج کرتا اور مریض کو کوئی زخم پہنچاتا جس سے اس مریض کی موت ہو جاتی تو اس ڈاکٹر کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جاتے۔

اسی طرح اغریقیوں کے ہاں مریض اگر میڈیکل ڈاکٹر کی علاج میں کمی بیشی کی وجہ سے مر جاتا تو اسے ذمہ دار ٹھہرایا جاتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ افلاطون اپنے زمانے میں میڈیکل شعبے سے وابستہ لوگوں کے بارے یہ کہتے ہوئے شکوی کرتا تھا کہ "ان الأطباء يأخذون أجرهم،سواء شفوا المرضى أو قتلوهم" یہ کیا بات ہوئی کہ میڈیکل ڈاکٹرز کے علاج سے مریض کو شفا ملے یا نہ ملے وہ اپنی اجرت لے لیتے ہیں، اور یورپ میں ترقی قور تنزلی کے مختلف زمانوں میں میڈیکل ذمہ دار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، چنانچہ یورپ کے مشرقی علاقوں میں رہنے والوں کا وطیرہ یہ تھا کہ جب ایک میڈیکل ڈاکٹر کسی مریض کے علاج میں عدم اہتمام سے کام لیتا اور اس سے مریض مر جاتا تو اس میڈیکل ڈاکٹر کو اس مریض کے خاندان کے حوالے کیا جاتا، وہ اسے قتل کریں یا اپنا غلام بنالیتے، جبکہ یورپ کے مغربی حصوں میں رہنے والے ایسی صورت میں میڈیکل ڈاکٹرز کو اس کی اجرت نہیں دیتے تھے[19]۔

اور اسلامی پہلے دور میں بھی اس بات کی طرف توجہ دی گئی اور میڈیکل ڈاکٹر کی ذمہ دار کے تعین میں مختلف شرعی نصوص اور قواعد وضوابط کے اس بات کی طرف توجہ دی گئی اور اس بات میں فرق رکھا گیا کہ مریض اگر ڈاکٹر کے ارادے سے ہونی والی غلطی سے مر جائے تو اس کی سزا اور ہو اور اگر علاج کے کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے مریض مر جائے تو اس کی سزا اور ہو۔ اور خاص طور پر جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے رسمی طور پر اور حکومتی سطح پر میڈیکل ڈکٹرز کی ذمہ دار کے تعین میں جو کام ہوا وہ عباسی خلیفہ مقتدر کے دار میں ہوا، جس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس کے دور میں ایک مریض کی موت کسی میڈیکل ڈاکٹر کی غلطی کی وجہ سے ہو گئی، چنانچہ اس نے اس میڈیکل ڈاکٹر کو جرمانہ بھی کیا اور اسے میڈیکل شعبے سے معطل کر دیا۔

خلیفہ مقتدر نے تمام میڈیکل ڈاکٹرز کو کام کرنے سے منع کر دیا اور اس شعبے میں کام کرنے کے لیے ایک امتحان میں کامیاب ہونا شرط قرار دیا جو کہ سنان بن ثابت بن قرۃ (اس وقت کے میڈیکل ڈاکٹز کا سربراہ)، لیتا تھا، اور اس نے اس وقت تقریبا 800 ڈاکٹرز کا امتحان لیا۔ چنانچہ میڈیکل ڈاکٹرز کو غلطی کی وجہ سے ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے، مگر مندرجہ ذیل اسباب پائے جانے کی وجہ سے شریعت اسلامیہ میں میڈیکل ڈاکٹرز کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے:

i اس علاج کے لیے شارع کی اجازت موجود ہو۔

ii مریض کی رضا موجود ہو۔

iii شفا کے ارادے سے علاج کیا جائے۔

iv میڈیکل ڈاکٹرز سے غلطی واقع نہ ہو[20]۔

اب چونکہ میڈیکل کے شعبے میں بڑی تیزی سے ترقی ہوئی ہے، نئے نئے تجربات کے ساتھ ساتھ غلطیاں بھی واقع ہوتی رہتی ہیں، چنانچہ کونسی غلطی میڈیکل ڈاکٹرز کی ذمہ داری کے تعین کا سبب بنے گی؟ اس کا معیار ہے؟

3 طبی غلطی کے معیار کا شرعی جائزہ

یہاں یہ بات تفصیل سے بیان کرنا اس لیے ضروری ہے کہ میڈیکل شعبہ (Profession)، اختیار کرنا فرض کفائی ہے اگر اس میں ہر غلطی پر میڈیکل آفیسرز کو ذمہ دار قرار دیا جائے تو لوگ اس شعبے کو اختیار کرنا چھوڑ دیں گے اور اگر ان کو ذمہ دار نہ قرار دیا جائے تو انسانی جانوں سے کھیلنا عام ہو جائے گا، جیسا کہ دیکھا جارہا ہے کہ ایسے ڈاکٹرز جن کو انسانی جانوں کی حفاظت سے زیادہ پیسے کمانے کی فکر ہے ان کے ہاں مریض جیسے ہی پہنچے تو اس کا علاج آپریشن کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا، چنانچہ کتنی ایسی عورتیں ہیں جن کے زچگی کے وقت آپریشن کر کے ان کو ناکارہ بنا دیا گیا ہے۔ چنانچہ کوئی ایسا معیار ہونا ضروری ہے تاکہ نہ تو یہ شعبہ ناکارہ بن کر رہ جائے اور نہ ہی انسانی جانوں کو کھلونا بنایا جائے اور ایسے ڈاکٹرز جو اس مقدس شعبے کو اپنے مادی مقصد کو پورا کرنے کے لیے مجروح کر رہے ہیں، کو قانونی دائرے میں لایا جائے۔

اس بارے میں شروع شروع میں فرانس کے اندر ایسا معیار مقرر کیا گیا جس سے میڈیکل ڈاکٹر کی ذمہ داری کا تعین کیا جاتا تھا اور اسی کے مطابق مصر کے اندر وہی قانون بیسویں صدی کے پہلے نصف تک عمل ہوتا رہا، اور ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ سول کیسز(Civil Cases) میں چھوٹی اور بڑی غلطی میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا البتہ فوجداری کیسز(Criminal Liability)، میں چھوٹی اور بڑی غلطی میں فرق کیا جاتا ہے[21] اور یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قانونی حلقے میں بھی غلطی کے چھوٹے اور بڑے معیار کو مقرر کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور اکثر کی رائے یہ ہے کہ "ایسی غلطی جو علم طب کے قطعی قوانین کے مخالف ہو اور جس حالت میں وہ واقع ہوئی ہے اس حالت میں ایک متحرک ڈاکٹر سے اس غلطی کی توقع نہ ہو"[22]۔ چنانچہ اگر اسی حالت میں کسی متحرک ڈاکٹر سے اس غلطی کی توقع نہ ہو تو میڈیکل ڈاکٹر اس سے مستثنیٰ ہو گا۔

جس طرح قانون دان حلقے میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح فقہا اور مسلم سکالرز (Muslim Jurists) میں بڑی غلطی کو معیار مقرر کرنے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

پہلا قول: سول کیسز ہوں یا فوجداری، میڈیکل ڈاکٹرز صرف اور صرف بڑی غلطی کے ذمہ دار ہوں گے، چھوٹی غلطی کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ چنانچہ اس موقف جس جماعت نے اختیار کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

ڈاکٹر عبد القادر عودہ[23] ڈاکٹر احمد شرف الدین[24]، ڈاکٹر محمود السرطاوی[25]، ڈاکٹر عبد الفتاح ادریس[26]، ڈاکٹر عبد اللہ الجبوری[27] ڈاکٹر ہانی جبیر[28] نے اختیار کیا ہے۔ فقہا کی اس جماعت نے اپنے موقف کی تائید میں مندرجہ ذیل دلائل پیش کیے ہیں:

پہلی دلیل

طبی علاج ایک انسانی عمل ہے جسے مختلف عوارض پیش آتے رہتے ہیں اور یہ مختلف علمی مفروضوں اور تجربات کی بنیاد پر ہوتا ہے، اسی طرح مریض کے جسم کا ٹمپریچر (Temperature) بھی مسلسل امراض کی وجہ سے کم یا زیادہ ہوتا رہتا ہے جو کہ ایک میڈیکل ڈاکٹر کے علمی احاطے سے باہر ہے، چنانچہ میڈیکل ڈاکٹر اپنے طبی علم کے مطابق، جو کہ ایک خاص ٹمپریچر کے مطابق ہوتا ہے، علاج کرتا ہے اور مریض کی حالت کے مختلف ہونے کے ساتھ ساتھ ٹمپریچر میں تبدیلی کی وجہ سے طبی علاج میں کسی قسم کا کوئی بھی عارض پیش آسکتا ہے جس کی وجہ سے وہ طریقہ علاج ناقص ہو سکتا ہے اور نتیجۃً غلطی کا بہت زیادہ اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک میڈیکل ڈاکٹر کسی بھی مریض کے آپریشن سے پہلے اس کے ورثا سے احتیاطی طور پر یہ بات لکھوالیتا ہے کسی قسم کے نقصان کا ڈاکٹر ذمہ دار نہیں ہو گا[29]۔

چنانچہ یہ بڑی غلطی کے زمرے میں نہیں آئے گا کیونکہ یہ میڈیکل ڈاکٹر کے دائرہ کار سے باہر ہے جس کا اسے ذمہ دار ٹھرانے سے تکلیف مالایطاق ہے، اور ویسے بھی ایسی غلطی کی حیثیت مشقت اور حرج کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ اور اس قسم کی غلطیوں کا ذمہ دار ٹھہرانے میں ڈاکٹرز کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے[30]۔

دوسری دلیل

طبی علاج کے شرعی طور پر جائز ہونے کی وجہ سے اور مریض کے بذات خود ڈاکٹر کو علاج کرنے کی اجازت دینے کی وجہ سے ڈاکٹر کو مریض کے نقصان کی تلافی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اور مریض کی اجازت کا یہ مطلب ہے کہ جس میڈیکل ڈاکٹر کو علاج کی اجازت دی جارہی ہے وہ اپنے علم کے مطابق اور استطاعت کے مطابق مریض کا صحیح علاج کرے۔لہذا وہ کسی بھی ہونے والے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہو گا۔کیونکہ اجازت کے باوجود اس کے طریقہ علاج کو عوارض کا سامنا رہے گا جن سے بچنا محال ہے۔لہذا اگر علاج سے متعلقہ کوئی احتمالات ہیں جن کی وجہ سے کوئی غلطی ہوتی ہے اور مریض کو نقصان ہو جاتا ہے تو میڈیکل ڈاکٹر اسکا ذمہ دار نہیں ہو گا۔جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے "الجواز الشرعی ینافی الضمان"[31]شرعی جواز ضمان کو ختم کر دیتا ہے،لہذا جب تک مریض کی اجازت موجود ہے اور ڈاکٹر سے کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی تو وہ ذمہ دار بھی نہیں ہو گا۔

تیسری دلیل

چونکہ غلطی کا فیصلہ کورٹ میں جج کرے گا اور اسے چھوٹی غلطیوں کی پیمائش میں لگانا تکلیف مالایطاق ہے۔ وہ اس لیے کہ چھوٹی غلطی جس کو کہا جارہا ہے، ہو سکتا ہے جو اسے غلطی کہ رہے ہیں وہ ان کے نزدیک تو غلطی ہو مگر جو میڈیکل ڈاکٹر اس کا علاج کر رہا ہے اس کے نزدیک وہ اس کی صحت کے لیے مفید طریقہ ہو جو کہ علاج کے دوران کارآمد نہ ہو سکا ہے۔ اس لیے ہر غلطی کا میڈیکل ڈاکٹر کو ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا۔ صرف بڑی غلطی، جو طبی اصولوں سے ہٹ کر کیے گئے طریقہ علاج میں ہوئی ہو اور ایک قابل اعتماد ڈاکٹر سے اس حالت میں اس جیسی غلطی کی امید نہ ہو، ایسی غلطی کا میڈیکل ڈاکٹر کو ذمہ دار قرار دیا جائے گا[32]۔

چوتھی دلیل

چھوٹی غلطیوں پر اگر میڈیکل ڈاکٹرز کا مواخذہ کیا جائے تو ممکن ہے کہ ڈاکٹرز اس شعبے کو ویسے ہی چھوڑ دیں جس کے نتیجے میں یہ مقدس شعبہ بالکل ناکارہ ہو کر رہ جائے گا۔

دوسرا قول

سول کیسز میں ہر قسم کی غلطی پر میڈیکل ڈاکٹر کا مواخذہ کیا جائے گا جبکہ فوجداری مسائل میں صرف بڑی غلطی پر مواخذہ ہو گا، چھوٹی غلطی پر نہیں۔ ڈاکٹر محمد شنقیطی[33] قیس آل شیخ مبارک[34] شیخ عبد اللہ غامدی[35] ڈاکٹر محمد یسری ابراہیم[36] مجمع فقہ اسلامی[37] نے اس رائے کو اختیار کیا ہے۔

پہلی دلائل:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا"[38]۔

ترجمہ: اور نہیں لائق کسی مومن کے لیے کہ کسی مومن کو قتل کرے سوائے اس کے کہ غلطی سے قتل ہو جائے، اور جو غلطی سے قتل کرے کسی مومن کو تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے اور مقتول کے ورثا کو اس کی دیت ادا کرے الا یہ کہ وہ (ورثا) معاف کر دیں) آیت کا عموم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غلطی سے قتل کرنے والا ہر حال میں مقتول کی دیت ادا کرنے پر پابند ہے، اور میڈیکل ڈاکٹر کے حق میں چھوٹی اور بڑی غلطی میں فرق کرنے سے اس آیت کے عموم کو بغیر دلیل کے خاص کرنا لازم آتا ہے جو کہ درست نہیں۔

دوسری دلیل

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ"[39]۔

ترجمہ: اور نہیں ہے کوئی تاوان مگر ظالموں پر)۔ آیت کا عموم اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ ضمان اس پر ہے جو ظلم کرے گا، چنانچہ جس سے غلطی ہوئی ہے اس سے ظلم ہوا ہے، نتیجۃً اس پر ذمہ داری بھی ہو گی کہ اس نقصان کا ازالہ کرے۔ یعنی جس سے غلطی نہیں ہوئی اس پر ضمان بھی نہیں ہے اور جس سے غلطی (ظلم) ہوئی ہے اس پر ضمان بھی ہے۔

تیسری دلیل

اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ میڈیکل ڈاکٹر سے کسی بھی قسم کی غلطی ہو جائے اس پر اس کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا، چھوٹی اور بڑی غلطی میں فرق نہیں کیا جائے گا۔

ابن رشد حفید کا بیان ہے کہ:

"و أجمعوا على أن الطبيب إذا أخطأ لزمنه الدية مثل أن يقطع الحشفة في الختان وماأشبه ذلك"[40]۔

ترجمہ: فقہا کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ ڈاکٹر سے جب غلطی ہو جائے تو اس پر دیت ادا کرنا فرض ہے، مثلا ختنے کے وقت حشفہ (راس الذکر) کو مکمل طور پر کاٹ دے)۔

چوتھی دلیل

اگر میڈیکل ڈاکٹرز سے ہونے والی غلطیوں میں فرق کر دیا جائے تو ہر غلطی کو چھوٹی غلطی کہ کر میڈیکل ڈاکٹر کو محفوظ کر لیا جائے گا اور انسانی جانوں کی حفاظت ناممکن ہو جائے گی۔

راجح رائے

غلطی کے معیار کو مقرر کرنے کے حوالے سے مذکورہ بالا آراء اور ان کے دلائل بیان کرتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اگر چھوٹی اور بڑی غلطی میں فرق کیا جائے تو میڈیکل ڈاکٹرز ہر غلطی کو چھوٹی غلطی قرار دے کر ہر ہونے والے نقصان سے بچ جائیں گے، اسی طرح ہر طبی علاج سے پہلے وہ مریض یا اس کے اہل خانہ سے لکھوا لیں کہ کسی بھی قسم کے ہونے والے نقصان کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں اور مریض کے ورثا لکھ کر دے دیں تو ایسی حالت میں اگر میڈیکل ڈاکٹر جان بوجھ کر غلطی کر دے تو بھی وہ اپنے آپ کو ہر قسم کے نقصان سے بچا لے گا جو کہ مریض کے ساتھ اور انسانی جان پر سراسر زیادتی ہے، اور اگر یہ فرق نہ کیا جائے تو ہر ایسی غلطی جو ایک میڈیکل ڈاکٹر کے دائرہ اختیار سے ماوراء ہے اس کا اسے ذمہ دار مقرر کرنا تکلیف مالا یطاق ہے جس کی اسلامی قانون حمایت نہیں کرتا۔ اور ویسے بھی ایسی صورت میں میڈیکل ڈاکٹرز اپنے اس شعبے دست بردار بھی ہو سکتے ہیں جس سے مفاد عامہ (Public Interest) کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہے۔

اسی طرح ایسی غلطی جو کسی فنی کام (Professional work)، میں ہو، جس کا خاص طور پر میڈیکل کی بنیادی اور قطعی تعلیمات سے تعلق ہو ان میں میڈیکل ڈاکٹرز کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا یا نہیں؟ اس میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک قول کے مطابق میڈیکل ڈاکٹر سے کمی بیشی ہو یا نہ ہو فنی غلطی میں اسے ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا، اور اس قول کو علما کی اکثریت نے اختیار کیا ہے[41] اور ابن منذر[42] ابن عبد البر[43] اور ابن رشد[44] نے اس پر فقہاء کا اجماع نقل کیا ہے[45] اور مجمع فقہ اسلامی نے بھی اسی رائے کو اختیار کیا ہے[46] اور اس رائے کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ میڈیکل ڈاکٹر سے ہونے والا نقصان اتلاف ہی ہے جس کی ضمان ارادی یا غیر ارادی طور پر غلطی کرنے سے مختلف نہیں ہوتی، لہٰذا اس کی ضمان ہو گی۔ اسی طرح میڈیکل ڈاکٹر سے جب نقصان ہوا ہے تو وہ غلطی سے جرم کرنے والے مجرم کی طرح ہی ہے چنانچہ اس پر ضمان واجب ہو گی۔

جبکہ دوسری رائے یہ ہے کہ فنی غلطی کی میڈیکل ڈاکٹر پر ضمان نہیں ہے۔ امام مالک اور بعض حنبلی فقہانے اسے اختیار کیا ہے[47] اور اس رائے کی تائید میں یہ حدیث پیش کی ہے کہ "من تطبب وهو لايعلم منه طب فهوضامن"[48] ترجمہ: جس نے علم طب کی بغیر علم کے ممارست کی وہ کسی بھی ہونے والے نقصان کا ذمہ دار ہو گا)۔ چنانچہ حدیث کا مفہوم

مخالف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگر وہ آدمی علم طب میں معروف ہے اور اس نے علم طب حاصل کیا ہے اس کے باوجود اس سے غلطی ہو جاتی ہے تو پھر اس پر ضمان نہیں ہے۔اسی طرح میڈیکل ڈاکٹر مریض کے بدن پر کام کرنے کے اعتبار سے امین کی حیثیت رکھتا ہے اور امین بغیر کسی تعدی اور زیادتی کے ضامن نہیں ہوتا[49]

لہذا مصلحت عامہ کا اعتبار کرتے ہوئے، کہ نہ تو انسانی جان کا ضیاع ہو اور نہ میڈیکل ڈاکٹرز کو ہر نقصان کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے، یوں کہا جاسکتا ہے کہ ایسی غلطی جو ڈاکٹرز کی تعدی یا تقصیر کی وجہ سے علم طب کے قطعی اور مسلمہ قوانین سے ہٹ کر ہو، میڈیکل ڈاکٹرز کو ایسی غلطیوں کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔خواہ وہ غلطی چھوٹی ہو یا بڑی ہو، فنی ہو یا غیر فنی ہو، عادی ہو یا غیر عادی۔

خلاصہ بحث

مذکورہ بحث سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1 بغیر ارادے کے کسی کام کے واقع ہونے کو غلطی کہا جاتا ہے، اور میڈیکل شعبے میں اس سے مراد یہ ہے کہ میڈیکل ڈاکٹر سے دوران علاج ایسی غلطی ہو جائے جو ان جیسے حالات واقعات میں اور علاج میں اس جیسے کسی دوسرے میڈیکل ڈاکٹر سے نہ ہو یا ڈاکٹر واضح طور پر بنیادی طبی امور کی خلاف ورزی کرے۔

2 طبی شعبے میں ہونے والی غلطی کی ذمہ داری ڈاکٹر پر عرصہ قدیم سے عائد کی جارہی ہے، چنانچہ کسی دور میں اس کو سزائے موت دی جاتی تھی اور کبھی ایسے ڈاکٹر کو متاثر مریض کے اہل وعیال کے سپرد کر دیا جاتا تھا اور وہ اس سے ہونے والے نقصان کا عوض لیتے تھے۔ لیکن شریعت اسلامیہ میں نہ تو ہر غلطی کی سزا، سزائے موت ہے اور نہ اسے مریض کے اہل وعیال کے سپرد کیا جاتا ہے بلکہ ایسی صورتحال میں گواہی، شہادت اور ماہرین ڈاکٹرز کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں جو واقع ہونے والی غلطی کا جائزہ لیتے ہیں اور ایک مناسب سزا تجویز کرتے ہیں۔

3 میڈیکل شعبے میں نئی ایجادات کے آنے سے غلطیوں کے ارتکاب میں بھی اضافہ ہوا ہے، جس کے بارے میں یہ بات طے کرنا ضروری ہے کہ ایک میڈیکل ڈاکٹر کس قسم کی غلطی کا ذمہ دار ہوگا۔

4 میڈیکل شعبے میں اگرچہ بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے، لیکن اس کے باوجود ہونے والے نقصان سے بچنے کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اور نقصانات واقع ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے نقصانات جن میں میڈیکل ڈاکٹرز نے مکمل احتیاط برتی ہو اور طبی قوانین کو مکمل اپلائی (Apply)، کیا ہو، کسی قسم کی تعدی یا تقصیر نہ ہوئی ہو، اس کے باوجود کوئی نقصان ہو جائے تو میڈیکل ڈاکٹرز کو ایسے نقصانات کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں گزرا ہے کہ "من تطبب وهو لا يعلم منه طب فهو ضامن" چنانچہ اگر کوئی ایسا تلف ہو جائے جس میں میڈیکل ڈاکٹر نے مکمل انہماک سے آپریٹ (Operate)، کیا ہو اور ہر ایسی تدبیر اختیار کی ہو جو مریض کی صحت کے لیے مفید ہو سکتی ہے مگر

اس کے باوجود مریض کا نقصان ہو جائے تو میڈیکل ڈاکٹر ذمہ دار نہیں ہو گا۔ ہاں اگر ایسا کام یا تدبیر جو میڈیکل ڈاکٹر نے مریض کے علاج کے تجویز کی اور پھر اس پر عمل کیا، اور اس سے مریض کا نقصان ہو گیا اور وہ تدبیر علم طب کے قطعی اور مسلمہ قوانین کے مخالف ہو، یا ایک منہمک ڈاکٹر کو ایسی تدبیر نہیں کرنی چاہیے، مگر اس نے کر لی اور پھر مریض کا نقصان ہو گیا تو میڈیکل ڈاکٹر کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

حواشی و مصادر

1 يوسف:111/12

2 المصباح المنير في غريب الشرح الكبير،فيومى أحمد بن محمد بن علي(المتوفى:770ھ)ص174/1،ناشر: المكتبة العلمية،بيروت؛مختار الصحاح،رازي،زين الدين أبو عبد الله محمد بن أبي بكر (المتوفى: 666ھ) تحقيق:يوسف الشيخ محمد،ناشر:المكتبة العصرية،الدار النموذجية،بيروت،صيدا طبع:خامس 1420ھ/1999م

3 الأحزاب:5/33م

4 مختار الصحاح،ص92/1؛ لسان العرب،إبن منظور،محمد بن مكرم بن على،أبو الفضل،جمال الدين (المتوفى:711ھ)ص65/1،الناشر:دار صادر،بيروت،الطبعة: الثالثة،1414ھ الكافي في فقه أهل المدينة المالكي،ابن عبد البر،ص1106/2مكتبة الرياض الحديثة،الرياض،المملكة العربية السعودية

5 الزركشي،أبو عبد الله بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر،البحر المحيط في اصول الفقه،ص1/ 352،دار الكتب العلميه،بيروت،2000م

6 السنهوري،عبدالرزاق،الوسيط في شرح القانون المدني،ص878/1.دار احياء التراث العربى،بيروت، لبنان

7 محسن عبد الحميد،نظريه حديثية إلى خطا الطبيب الموجب للمسؤولية المدنية ص8،طبع جامعه كويت1990ء

8 هاني بن عبد الله الجبير،الخطأ الطبي،ص4 یہ بحث ڈاکٹر ہانی عبداللہ نے جامعۃ الامام ریاض 1431ھ میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں پیش کی۔

9 اشرف جابر،التأمين من المسؤولية المدنية للأطباء،ص60. طبعة دار النهضة العربية 1999م.

10 السنهورى،مصادر الحق فى الفقه الإسلامى،ص6/ 149،المجمع العلمى العربى الإسلامى،بيروت 1954

11 محمد فوزى فيض الله(دكتور)نظرية الضمان فى الفقه الإسلامى ص92،دار التراث الإسلامى كويت 1983

12 غامدى،عبد الله،مسؤولية الطبيب المهنية،ص191،الأندلس الخضرار،طبع 1900ء

13 حلبوسى(دكتور)الخطا المہنى و الخطا العادى فى اطار المسوولية الطبية ص 20، مكتبه الحلبى الحقوقية 2007ء

[14] وفاء أبو جميل(دکتور)الخطأ الطبي،ص40

[15] محسن البيه(دکتور)نظرة حديثة إلى خطأ الطبيب،ص 16.احکام الجراحة الطبية،ص321

[16] محمد محمد احمد سويلم،الخطا الطبی:حقيقته وآثا ره،ص30یہ بحث ڈاکٹر احمد سویلم نے ریاض میں ہونے والی کانفرنس میں پیش کی جو 1431 میں جامعۃ الامام میں قضایا طبیۃ پر ہوئی(کشف القناع،بہوتی،ص508/5،دار الکتب العلمیہ،بیروت

[17] عبد القادر عودة،التشريع الجنائی فی الإسلام،ص482/1؛محمد أبو زهرة،الجريمة،ص460

[18] عبد الرشيد مأمون(دکتور)عقد العلاج بين النظرية والتطبيق،ص158،دار النهضة العربية

[19] محمود سرطاوی(دکتور)قضايا طبيه معاصره فی ميزان الشريعة،ص63-64،دار الفكر ،2007ء

[20] محمد أبو زهره،الجريمه،ص461

[21] نظرية حديثية إلى خطا الطبيب الموجب للمسؤولية المدنية،ص31

[22] أيضاً

[23] تشريع جنائی،ص522/1

[24] مسؤولية لطبيب وادارة المرفق الصحی العام،ص217(دکتور احمد شرف الدین ان کی یہ کتاب جامعہ عین شمس میں 1978 میں اور جامعہ کویت میں 1981 میں انعام یافتہ ہے)

[25] السرطاوی،المسؤولية المدنية للطبيب،ص149

[26] ادريس،قضايا طبية من منظور اسلامی،ص65

[27] عبد الله الجبوری(دکتور)فقه الطبيب وآدابه فی المنظور الإسلامی،ص58(یہ بحث جامعہ شارجہ کے مجلہ،مجلۃ العلوم الشرعیۃ والانسانیۃ میں شائع ہو چکی ہے،شمارہ نمبر 1،جلد 3،فروری 2006م)

[28] جبير،الأخطا الطبية فی نظر القضا،ص147

[29] المراجع السابق(23سے28تک)

[30] السرطاوی،المسؤولية المدنية للطبيب،ص151؛الجبوری،فقه الطبيب وآدابه،ص58

[31] شيخ أحمد زرقا،شرح القواعد الفقهيه،دار القلم،دمشق،ص449،طبعه دوم

[32] البيتة،خطا الطبيب الموجب للمسؤولية المدنية،ص31؛حنا،الخطا الطبی الجراحی،ص185

[33] الشنقيطی،أحكام الجراحه الطبيه والآثار المترتبة عليها دكتور محمد بن محمد المختار الشنقيطي، ناشر:مكتبة الصحابة،الشرفية،جدة،المملكة العربية السعودية.طبعة:ثانية،1415ھ 1994م،ص 481،482. دکتور محمد شنقيطی کا شمار سعودی عرب کے کبار علما میں ہوتا ہے۔جو کہ مدینہ منورہ میں 1381ھ کو پیدا ہوئے اور ان کی تصنیفات میں أحكام الجراحه الطبية،القدح فی البينة فی القضاء وغیرہ شامل ہیں۔

[34] آل شيخ مبارک،التداوی والمسؤوليه الطبيه،ص164،مؤسسة الريان،1997ء

[35] غامدی،عبد الله،مسؤولية الطبيب المهنية،ص127

[36] يسری،سرقه الأعضا بالجراحه الطبيه،ص248

37 مجمع فقہ اسلامی نے اس رائے کو 2004 میں مسقط میں ہونے والے اجلاس نمبر 15، قرار نمبر 142(15/8) کے تحت اختیار کیا ہے۔

38 النساء:92/4

39 البقرہ:193/2

40 ابن رشد،بداية المجتهد،ص418/2

41 ابن قدامه،المغنى،ص117/8،المبدع،ص110/5

42 محمد بن ابراهيم بن منذر، جن کا شمار مجتہدین اور فقہاء میں ہوتا ہے، ان کی تصنیفات میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں: المبسوط،اختلاف العلماء،الاجماع وغیرہ۔ ان کی وفات 931م میں ہوئی۔ دیکھئے:الاعلام، زركلى،ص294/5، دار العلم للملايين،طبع:خامسة عشر ،2002م

43 ان کا نام یوسف بن عبداللہ بن محمد عبد البر، مالکی فقہاء میں سے ان کا شمار ہوتا ہے، اور ان کی وفات 463ھ میں ہوئی۔ ان کی تصنیفات میں الإستذكار،الإستيعاب فى معرفة الصحابه اور الانصاف وغیرہ شامل ہیں۔ دیکھئے: وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان،أبو العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن أبي بكر بن خلكان،ص66/7 تحقيق: إحسان عباس،ناشر :دار صادر ،بيروت

44 انکا نام محمد بن احمد بن محمد بن رشد ہے، اندلس سے ان کا تعلق ہے اور ابو الولید ان کی کنیت ہے۔ ان کی تصنیفات میں بدایۃ المجتہد فصل المقال اور الضروری فی اصول الفقہ شامل ہیں۔ ان کی وفات 595ھ میں ہوئی (دیکھئے:الأعلام،زركلى،ص316/5)

45 الإجماع،ابن منذر،تحقيق:فوادعبدالمنعم،ص 74،ناشر :دار المسلم،طبع اول1425ھ؛الاستذكاروأبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر القرطبي(المتوفى:463ھ)تحقيق:سالم محمد عطا، محمد علي معوض و ناشر:دار الكتب العلمية،بيروت،ص55/25؛بداية المجتهد،ص418/2

46 مجلة مجمع الفقه الإسلامي و مجمع فقه إسلامی کا فیصلہ نمبر 142،1425ھ

47 بداية المجتهد،ص418/2؛إبن مفلح،الفروع،ص452/4

48 سنن أبو داود،كتاب الديات،باب فيمن تطبب بغير علم فأعنت،حديث نمبر 4586

49 خالد مشيقح،تضمين الطبيب،مجلة العدل،شماره نمبر 6،ص26۔1426(مزید وضاحت کے لئے ملاحظہ کیجئے http://www.almoshaiqeh.com/index)